ملت ابراہیم علیہ السلام کا ایک اہم جز "امامت"

قرآن:

اور جب ابراہیم کو اس کے رب نے چند کلمات (یعنی احکامات) کے ساتھ آزمایا تو اس نے ان کو پورا کر دیا، تو اللہ نے کہا : بیشک تجھے سب لوگوں کا امام بنانے والا ہوں، اور ابراہیم نے کہا: اور میری اولاد سے بھی (کیا یہی وعدہ ہے ؟) اللہ نے کہا میرا وعدہ ظالموں کو نہیں پہنچے گا۔ { سورۃ البقرۃ 124}

تو ان احکامات (یعنی الولاء و لبراء، توحید، طاغوت کا انکار) کو پورا کرنے کی وجہ سے جن سے ان کو آزمایا گیا اللہ تعالی نے آپ علیہ السلام کو امامت کے منصب سے نوازا، اللہ تعالی آپ علیہ السلام سے راضي ہوئے اور آپ کو اس منصب کے ذریعہ عزت عطا فرمائی۔

اور یہاں امامت سے مراد صرف مذہبی معاملات میں امامت نہیں جیسا کہ کچھ لوگ اس کی تشریح کرتے ہیں۔ بلکہ اس سے سیاسی معاملات میں امامت بھی مراد ہے۔ جس کو کچھ مذہبی لوگوں نے اس امر کی مشکلات اور اس کو قائم کرنے کے لئے آنے والی مشکلات کی وجہ سے نظر انداز کر دیا۔

اور لوگوں کو یہ بھی معلوم ہونا چاہیے کہ مذہبی معاملات میں امامت سیاسی معاملات میں امامت کے قیام کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی۔

اور جہاں تک امت کے ان لوگوں کی بات ہے جو ان طواغیت کے سائے تلے رہتے ہیں جو مذہبی معاملات میں کچھ دعوت دینے کی اجازت دیتے ہیں، اور جو سمجھتے ہیں کہ صرف دعوت دینے سے ہی سیاسی معاملات میں بھی امامت قائم ہو جائے گی تو اس کی مثال ایسے ہی ہے جیسے کہ وہ پانی کی طرف دونوں ہاتھ پھیلائے کھڑا رہے (کہ پانی خود بخود) اس کے منہ میں آجائے، لیکن وہ اس طرح کبھی بھی اس تک نہیں پہنچے گا۔

تو اس بحث سے ظاہر ہوتا ہے کہ دولۃ اسلامیہ ہی وہ ریاست ہے جو ملت ابراہیم کے دوسرے اجزا کی طرح اس جز کو بھی قائم کرنے والی ہے جس کی طرف سے بہت سے داعیان نے غفلت برتی۔ دولۃ اسلامیہ کی امامت ملت ابراہیم علیہ السلام کی اتباع کا ہی نتیجہ ہے۔ دولۃ اسلامیہ نے ملت ابراہیم علیہ السلام کی پیروی کرتے ہوئے اپنے کنڑول والے علاقہ میں اللہ تعالی کے احکامات کو نافذ کیا اور ان احکامات کو پورا کرنے کے لئے پوری قوت استعمال کر رہی ہے۔ اب یہ کسی شخص کے لئے جائز نہیں کہ وہ اس امارت کو گرائے جس کو امت کو مخلص نوجوانوں نے اتنی محنت سے تعمیر کی۔ اور یہ کسی طرح بھی جائز نہیں کہ اللہ تعالی کے حکم کو بعض لوگوں کے کہنے پر ترک کر دیا جائے۔ اللہ تعالی قرآن مجید میں ارشاد فرماتے ہیں:

" اور ابراہیم کے دین سے کون بے رغبتی رکھ سکتا ہے سوائے اس کے جس نے اپنے آپ کو بیوقوفی میں مبتلا کر لیا ہو؟ اور یقینا ہم نے اسے دنیا میں چن لیا اور بے شک آخرت میں وہ نیک لوگوں میں سے ہو گا۔ " { سورۃ البقرۃ 130}

تو معلوم ہوا کہ ملت ابرہیم علیہ السلام (کے کسی بھی جز سے) بے رغبتی برتنے والا بیوقوف ہے۔ اور اللہ تعالی ان لوگوں کو امامت کے لئے چن لیتا ہے جو ملت ابرہیم علیہ السلام کی پیروی کرتے ہیں اور اس سے بے رغبتی برتنے والا ملت ابرہیم علیہ السلام کے ایک بڑے اہم جز سے بے رغبتی برت رہا ہے۔

ملت اس طریقہ کو کہا جاتا ہے جس پر پوری طرح چلا جائے، اس لئے اللہ تعالی نے جو ملت ابرہیم علیہ السلام اور ان کی آل کے لئے منتخب کی ہے مسلمانوں کو چاہیے کہ اس کی مکمل طور پر پیروی کریں اور اس لئے ہر اس عالم اور داعی کو چاہیے جو کہ ملت ابرہیم علیہ السلام کی طرف دعوت دیتا ہے کہ دولۃ اسلامیہ کی امامت کی تائد کرے اور اس کی مخالفت اور اس کو تباہ کرنے کے لئے سازشوں میں شریک نہ ہو۔

نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ایک حدیث میں جس کو امام مسلم نے روایت کیا ہے فتنوں کے زمانہ میں (یعنی آخری زمانے میں) فتنوں سے بچنے کے لئے مسلمانوں کی جماعت اور امام کے ساتھ چمٹ جانے کا حکم دیا اور فرمایا کہ جس کے

گلے میں خلیفہ کی بیت نہ ہو تو وہ جاہلیت کی موت مرا۔ (مفہوم حدیث) اس لئے ہمیں چاہیے کہ جماعتوں، فرقوں اور دوسرے تعصبات کو چھوڑ کر خلافت اسلامیہ کو مضبوط کریں نہ کہ اس کی مخالفت کر کے اپنا شمار بے وقوف اور گمراہ لوگوں میں کروائیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ہدایت کے راستہ کی پیروی کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔